عمومی جائزہ

تجارت اور سرمایہ کاری میں بحالی کی بنا پر عالمی پیداواری نمو کی رفتار توقع سے زائد رہی، 2017ء میں عالمی معیشت کی نمو 3.8 فیصد رہی جو 2016ء کی 3.2 فیصد سے زیادہ ہے۔[1] عالمی معیشت کا تقریباً تین چوتھائی حصہ اقتصادی چکر (economic cycle) میں اضافے سے گزر رہا ہے اور موجودہ تحرک اس کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ مجموعی طلب میں اضافے کے ساتھ ترقی یافتہ ملکوں خصوصاً امریکہ میں مہنگائی رفتہ رفتہ بڑھنا شروع ہوگئی، چنانچہ فیڈرل ریزرو پالیسی کو معمول پر لانے (normalization) پر مجبور ہوگیا۔ تاہم بتدریج سختی کے باوجود عالمی مالی حالت سازگار رہے۔

عالمی مالی استحکام کو لاحق قلیل مدتی خطرات 2017ء میں تخفیف کے بعد حال ہی میں ایکویٹی مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ اور تجارتی تنازعات کے سبب بڑھے ہیں۔ وسط مدتی زدپذیریاں (vulnerabilities) بھی بلند سطح پر رہیں جو ان عوامل سے بڑھ رہی ہیں: مالی حالات کی متوقع سختی، بڑھتا ہوا لیوراجیہ (leverage)، پالیسی کی غیر یقینی، جغرافیائی و سیاسی کشیدگی، سائبر سیکورٹی کے خدشات اور شدید موسمی حالات (**باب 1**)۔[2]

ملکی معیشت بیرونی شعبے کی بڑھتی ہوئی کمزوریوں اور مالی خسارے کے باوجود مالی سال 17ء کے دوران عشرے کی بلند نمو 5.37 فیصد برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ معاشی توسیع کی رفتار مالی سال 18ء میں بھی جاری ہے اور نمو کا تخمینہ 5.79 فیصد ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو اپریل 2018ء تک 5.76 فیصد رہی جو معیشت کے مختلف شعبوں میں وسیع البنیاد توسیع کا عکاس ہے۔ عمومی مہنگائی پست رہی ہے، اگرچہ قوزی (core) مہنگائی بلند سطح پر رہی ہے (**باب 1**)۔

بڑھتی ہوئی اقتصادی زدپذیریوں کے نتیجے میں مالی منڈیوں میں قلیل مدتی اتار چڑھاؤ آیا ہے۔ خصوصاً بازارِ مبادلہ (FX market) میں مسلسل دباؤ رہا جس سے 2017ء کی دوسری ششماہی اور 2018ء کی پہلی ششماہی میں شرح مبادلہ کی قدر گھٹ گئی۔ ایکویٹی مارکیٹ میں تاریخ کی بلند ترین سطح کو چھونے کے بعد قابلِ ذکر ردوبدل آیا جس کی وجہ سیاسی غیر یقینی، ایم ایس سی آئی کے ابھرتی ہوئی منڈیوں کے زمرے میں پاکستان کی شمولیت کے بعد رقوم کی بھاری آمد کی توقعات کا پورا نہ ہونا، اور ترقی یافتہ ملکوں میں بڑھتی ہوئی یافت ہے (**باب 2**)۔

مالی اداروں نے دشوار عملی ماحول کے تناظر میں خاصی معقول کارکردگی دکھائی، تاہم چند خطرات ابھرے ہیں جو پست سے درمیانی سطح تک کے ہیں۔ مالی شعبے کے یکجا اثاثے 2017ء میں 12.8 فیصد کی شرح سے بڑھے (پانچ سالہ اوسط نمو 11.7 فیصد) جس کا نتیجہ زیادہ مالی گہرائی کی صورت میں نکلا۔ جی ڈی پی میں مالی اثاثوں کا تناسب 2017ء میں 74.4 فیصد رہا (**جدول 1**)۔

جدول 1

مالی شعبے کے اثاثوں کی ہیئتِ ترکیبی

	13ء	14ء	15ء	16ء	17ء
اثاثے					
(ارب روپے)	14,661.0	16,888.6	19,448.4	21,979.9	24,800.5
شرح نمو (فیصد)	10.1	15.2	15.2	13.0	12.8
خردمالکاری بینک	0.4	0.4	0.5	0.8	1.0
ترقیاتی مالی ادارے	1.0	1.0	1.0	0.9	0.9
غیر بینک مالی ادارے	5.2	5.1	4.9	6.0	4.6
بیمہ	4.8	5.2	5.1	5.3	5.3
قومی بچت مرکزی ڈائریکٹوریٹ	16.7	16.6	15.8	15.0	14.2
بینک	71.9	71.7	72.7	72.0	74.0
خردمالکاری بینک	0.2	0.3	0.3	0.6	0.7
ترقیاتی مالی ادارے	0.6	0.7	0.7	0.7	0.7
غیر بینک مالی ادارے	3.2	3.3	3.4	4.3	3.5
بیمہ	3.0	3.3	3.5	3.8	4.0
قومی بچت مرکزی ڈائریکٹوریٹ	10.3	10.6	10.9	10.8	10.6
بینک	44.3	46.0	50.0	51.9	55.3
مجموعی اثاثے	61.7	64.2	68.8	72.0	74.7

ماخذ: غیر آڈٹ شدہ مالی گوشوارے، خردمالکاری بینک، غیر بینک مالی ادارے اور بیمہ کمپنیاں، ایس ای سی پی اور ایس بی پی

مالی وساطت کے اہم عامل یعنی شعبہ بینکاری کی بھی کارکردگی خاصی بہتر رہی۔ اس کے اثاثوں میں 15.86 فیصد اضافہ قرضوں میں 18.43 فیصد وسیع البنیاد نمو کی وجہ سے ہوا۔ شعبے کو طلب میں زیادہ مہمیز ٹیکسٹائل، شکر، سیمنٹ، اور زرعی کاروبار کے شعبوں سے ملی۔

[1] آئی ایم ایف (2018ء) عالمی اقتصادی منظر نامہ، واشنگٹن، اپریل۔

[2] آئی ایم ایف (2018ء) عالمی مالی استحکام رپورٹ، واشنگٹن، اپریل۔

اس کے علاوہ 2017ء میں شعبہ بینکاری مستحکم اور مضبوط رہا۔ اس کے غیر فعال قرضوں کا تناسب ایک عشرے کی پست ترین شرح 8.4 فیصد پر ہے اور شرح کفایت سرمایہ 15.8 فیصد ہے جو کم از کم ضوابطی تقاضے 11.275 فیصد سے خاصی زیادہ ہے۔[3] اس سے قطع نظر، گرتی ہوئی نفع یابی اور امانتوں کی نمو میں کمی فی الحال تشویش کا باعث ہے (**باب 3.1**)۔

اگر اگلے پانچ سال تک ملکی اور عالمی صورت حال مفروضاتی لیکن قرین قیاس دباؤ کی حالت کا شکار ہو جائے تو شعبہ بینکاری کا ادائیگیٔ قرض کی صلاحیت (solvency) کا معیار تین سال تک مضبوطی ظاہر کرنے کے بعد ملکی نشانے سے نیچے گر جاتا ہے۔ اگر عالمی اقتصادی حالات کے تحت شدید اور طویل کساد بازاری downturn رہے تو بینکاری نظام مماثل عرصے کے خاتمے پر کفایت سرمایہ کے کم از کم عالمی نشانے سے بھی نیچے چلا جائے گا (**باب 7**)۔

امتیازی خصوصیات کے حامل بزنس ماڈلز پر محیط اسلامی بینکاری اور مائیکرو فنانس بینکوں میں پختگی آرہی ہے، ان کی کارکردگی بہتر ہورہی ہے، قرضوں، امانتوں اور صارفین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور مالی شعبے کے اثاثوں میں حصہ بڑھ رہا ہے۔ اسلامی بینکوں کی نفع یابی، ادائیگیٔ قرض کی صلاحیت، اور اثاثوں کا معیار بہتر ہوا ہے، تاہم انہیں انتظامِ سیالیت میں دشواریوں کا بدستور سامنا ہے کیونکہ شریعت کے مطابق سرمایہ کاری آلات کا فقدان ہے (**باب 3.2**)۔ اگرچہ مائیکرو فنانس بینکوں کی کارکردگی میں مسلسل بہتری آرہی ہے، تاہم ان کی حقیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے اور مالی شمولیت کا مقصد مزید آگے بڑھانے کے لیے اصل توجہ اس بات پر دینی ہوگی کہ مالی خواندگی میں اضافہ کیا جائے اور ان کی رسائی بڑھائی جائے (**باب 3.3**)۔

مجموعی مالی دشوار صورت حال نے، خصوصاً جو 2017ء کی دوسری ششماہی میں رہی، غیر بینک مالی شعبے کی کارکردگی پر بھی اثر ڈالا۔

غیر بینک مالی اداروں میں میوچل فنڈز نے، جو کہ غالب ہیں، متغیر زرخوں اور خطرات سے گریز کے احساسات کی بنا پر اپنے پورٹ فولیوز کو ایکویٹی سے ہٹا کر قلیل مدت کی سرکاری سودی تمسکات (securities) کی طرف منتقل کر لیا ہے۔ یہاں انہیں نہ صرف خطرے سے پاک منافع ملے گا بلکہ بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں شرح سود کے خطرے سے تحفظ بھی ملے گا۔ اس سے قطع نظر، ایکویٹی فنڈز کے نسبتی غلبے کے سبب انہیں منڈی کی تغیر پذیری سے اب بھی سابقہ پڑ سکتا ہے۔ غیر بینک مالی اداروں کی نمو مارکیٹ پر مبنی ان کی ساخت کی مرہون منت ہے جبکہ روایتی وساطتی ادارے جیسے مضاربہ، آئی ایف سی، اور لیز نگ کمپنیاں ان سے پیچھے ہیں کیونکہ ان کی ساخت غیر مؤثر ہے اور انہیں سستی رقوم ناکافی طور پر دستیاب ہیں۔ تاہم مائیکرو فنانس اداروں جیسے ابھرتے ہوئے زمروں اور معاون فریم ورک کی موجودگی سے توقع ہے کہ مالی شمولیت کے فروغ کا قومی عزم پورا کرنے میں مدد ملے گی اور غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں میں اس زمرے کا مارکیٹ شیئر بڑھے گا (**باب 4.2**)۔

ترقیاتی مالی ادارے اپنی نمو کے لیے مالی اداروں کی طرف سے قلیل مدتی فنڈز پر انحصار کرتے ہیں۔ اس صورت حال کی بنا پر وہ بتدریج اُس سطح تک نہیں پہنچ پا رہے جہاں وہ مخالف گردشی منصوبوں (counter cyclical project) کی مالیات فراہم کرنے کا فریضہ انجام دے سکیں۔ ترقیاتی مالی ادارے مالی وساطت کا جو محدود کردار ادا کر رہے ہیں اس نے ان کی نمو روک دی ہے اور دوران سال ان کی کارکردگی پر منفی اثرات پڑے ہیں۔ ان اداروں کو اپنا صحیح اقتصادی کردار ادا کرنے کے قابل بنانا ایک اہم پالیسی نکتہ ہے (**باب 4.1**)۔

شکل 1 (الف)

2016 کی نسبت 2017ء میں مالی زدپذیری بڑھ گئی

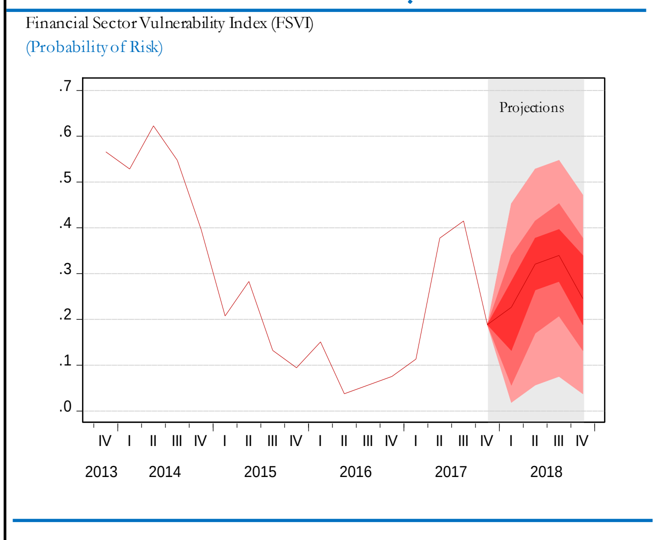

Source: Staff Estimates

مجموعی پریمیم میں عمدہ اضافے کے سبب بیمے کی صنعت کے اثاثے 2017ء میں 12.09 فیصد بڑھے، اس اضافے کے عوامل معاشی سرگرمیوں میں تحرّک، ساختی رکاوٹیں کم ہونا،

[3] شرح کفایت سرمایہ کا موجودہ بین الاقوامی نشانیہ 9.875 فیصد ہے

https://www.bis.org/bcbs/basel3/basel3_phase_in_arrangements.pdf

جارحانہ مارکیٹنگ، تکافل مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قبولیت، ٹیکنالوجی کا وسیع تر استعمال وغیرہ ہیں۔ تاہم اس صنعت کو ارتکاز (concentration) کے خطرے کا (چند ایک بیمہ اداروں کے غلبے کی بنا پر) سامنا ہے۔ نیز، اسے منڈی کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ شرحِ سود یا ایکویٹی نرخوں میں منفی ردوبدل اس صنعت کی سرمایہ کاری آمدنی کو متاثر کر سکتا ہے (**باب 4.3**)۔

مبادلہ کمپنیوں میں 2017ء کے دوران متواتر نمو ہوئی اور ان کے نفع میں اضافہ ہوا چنانچہ وہ مالی نظام کے لیے محدود نظامیاتی خطرہ ہیں۔ تاہم چونکہ چند مبادلہ کمپنیاں دراصل بینکوں کے ذیلی ادارے ہیں اس لیے ان سے بینکوں کو (upstream risk) محدود حد تک خطرات لاحق ہیں (**باب 4.4**)۔

مالی منڈیوں کا انفرااسٹرکچر مضبوط رہا ہے اور اس کی کارکردگی اچھی رہی ہے۔ اس انفرااسٹرکچر کے اہم جز 'پرزم' نے تھوک سودوں کے بڑھتے ہوئے حجم اور بڑھتی ہوئی مالیت کی بھرپور معاونت کی ہے۔ 'پرزم' کے ذریعے ادائیگیوں کا ارتکاز کم ہے۔ اس سے قطع نظر، برقی بینکاری (e-banking) کے ذرائع اختیار کرنے میں تیزی آرہی ہے جو خصوصاً خردہ لین دین کے لیے سائبر سیکورٹی خطرات ظاہر کرتی ہے۔ مالی منڈیوں کے انفرااسٹرکچر میں بڑھتے ہوئے ارتباط کے سبب نظام میں متعدی خطرات بڑھ رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک ابھرتے ہوئے سائبر چیلنجوں سے آگاہ ہے اور اسی لیے وہ ملکی مالی منڈیوں کے انفرااسٹرکچر کی سالمیت محفوظ بنانے کے لیے مناسب اقدامات کر رہا ہے (**باب 6**)۔

شکل 1 (ب)

مجموعی مالی استحکام آمدنیوں، قرض گیریوں اور بیرونی شعبے کی زد پذیریوں سے متاثر ہوا

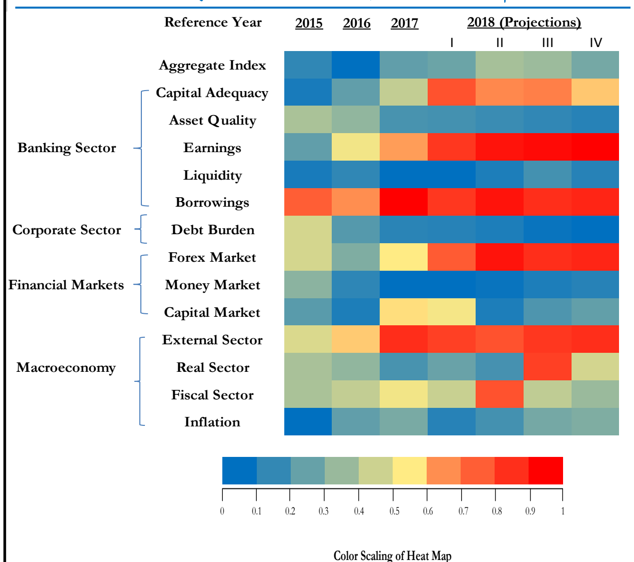

Source: SBP

غیر مالی کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی بھی مالی شعبے کے متوازی فعال رہی ہے۔ تخمینوں سے معلوم ہوتا ہے کہ 2017ء کے دوران اثاثوں میں مستقل اور وسیع البنیاد نمو ہوئی اور نفع یابی مناسب رہی۔ بڑی فہرستی کمپنیاں تو سیالیت میں خود کفیل ہیں اور ان پر قرضے کا بوجھ کم اور باز ادائیگی کی استعداد مضبوط ہے، تاہم چھوٹی فہرستی فرمیں اس لحاظ سے زد پذیر ہیں۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل شعبے کا، جو بینکوں کے سب سے بڑے قرض گیروں میں سے ایک ہے، لیوراجیہ نسبتاً بلند اور باز ادائیگی کی استعداد کم ہے (**باب 5**)۔

مالی استحکام کی مجموعی تصویر یہ ظاہر کرتی ہے کہ 2017ء میں زد پذیری کا اشاریہ پست ترین سطح تک پہنچنے کے بعد بڑھ رہا ہے (شکل 1 (الف)۔ کلّی مالی صورتِ حال کی سختی کے پس پردہ عوامل یہ ہیں: بیرونی کھاتے میں کمزوریاں، مالیاتی خسارے، بڑھتی ہوئی بین البینک قرض گیری، اور بینکوں کی کم آمدنی (شکل 1 (ب)۔

منظر نامہ....

اگر بیرونی کھاتے کی دشواریاں برقرار رہیں، مالیاتی عدم توازن موجود رہا، اور معیشت میں بچت (خصوصاً امانتوں کی نمو) پست سطح پر رہی تو مستقبل قریب میں ملکی مالی استحکام کو لاحق خطرات مزید بڑھ سکتے ہیں۔ ایکویٹی مارکیٹ میں تغیر پذیری اگر مناسب حدود میں رہے تو سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہو سکتا ہے۔ مالی زد پذیری کے اشاریے کا تخمینہ یہ بتاتا ہے کہ 2018ء میں کوئی بڑا انحراف نہیں آئے گا۔ اس سے قطع نظر، پیش گوئیوں سے منسلک غیر یقینی حالات خطرات کے بڑھتے ہوئے امکان کی عکاسی کرتے ہیں۔

جنوری 2018ء میں ایس بی پی سسٹمک رسک سروے کے توسط سے مارکیٹ کے شرکا سے حاصل ہونے والی معلومات بھی یہ بتاتی ہیں کہ سیاسی غیر یقینی اور کلّی معاشی زد پذیریاں، جیسے توازنِ ادائیگی اور شرح مبادلہ کے تحرکات (dynamics) میں بگاڑ اگلے چھ ماہ میں مالی نظام کے استحکام کے لیے خطرہ ہیں (**باکس 1**)۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے مستقبل قریب میں کلّی معاشی استحکام کے لیے ابھرتے ہوئے خطرات کا اندازہ کرتے ہوئے مئی 2018ء میں پالیسی ریٹ 50 بی پی ایس اضافے سے 6.50 فیصد کر دیا ہے۔ اس اضافے کے بینکوں کے لیے قلیل مدت میں

مضمرات ہیں جو منڈی کی رائج قیمت(mark-to-market) کے توسط سے بڑے سرمایہ کاری جزدان کی باز قدر پیمائی کے ذریعے آ سکتے ہیں۔ تاہم کاسبی اثاثوں (earning assets) پر سودی آمدنی میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔

وسط مدت میں، مالی نظام کو خطرات مختلف عوامل کے تناظر میں کم ہو سکتے ہیں، وہ عوامل یہ ہیں: نمو کی رفتار بر قرار رہنا، سی پیک سے بڑھتے ہوئے مواقع، توانائی کی بہتر دستیابی، اور بہتر ہوتی ہوئی عالمی طلب کے باعث بر آمدات میں متوقع اضافہ۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ابھرتی ہوئی زد پذیریوں کے مجموعی تناظر میں ایک پیش بین موقف رکھتے ہوئے نہ صرف اپنے ضوابطی اور نگراں نظام کو مستحکم بنا رہا ہے بلکہ نظامیاتی خدشات سے نمٹنے کے لیے سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے ساتھ اشتراک بھی کر رہا ہے(**ضوابط سازی میں پیش رفت پر باکس 2**)۔

باکس 1: اسٹیٹ بینک کا نظامیاتی خطرے کا سروے - پہلا مرحلہ (جنوری 2018ء)

اسٹیٹ بینک ملک میں مالی استحکام کا نظام مضبوط بنانے کے لیے پُر عزم ہے اور یہ بات اس کے وژن 2020 میں شامل ہے۔ اس عزم کا تقاضا ہے کہ اُن موجودہ اور ممکنہ خطرات اور کمزوریوں کی بروقت شناخت کی جائے جو مالی نظام کی رواں کارگزاری کو متاثر کرسکتی ہوں۔ نظامیاتی خطرے کا سروے (ایس آر ایس) ایک مفید طریقہ ہے جو دنیا بھر میں مرکزی بینک استعمال کرتے ہیں اور اس کی مدد سے مارکیٹ کے متعلقہ فریقوں کو خطرات کے جو خدشات لاحق ہیں ان کا تجزیہ اور ان کی نوعیت معلوم کی جاسکتی ہے۔

اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے ششماہی ایس آر ایس کا آغاز کیا ہے تاکہ خطرات کے حوالے سے مارکیٹ کے شرکا کے خیالات معلوم کیے جاسکیں اور یہ جانا جاسکے کہ مالی نظام کے استحکام پر ان کا اعتماد کتنا ہے۔ ایس آر ایس کے پہلے مرحلے پر جنوری 2018ء میں عمل کیا گیا۔ سروے کے جواب دہندگان میں انتظامِ خطر کے منتظمین، مالیات کی رپورٹنگ کرنے والے صحافی، اساتذہ کرام اور دیگر ماہرین شامل تھے۔[4]

سروے میں شرکا کی آرا پانچ وسیع زمروں سے متعلق جانی گئیں جو وہ موجودہ اور آئندہ (چھ ماہ کے دورانیے میں) خطرات سے متعلق رکھتے ہیں۔ یہ زمرے عالمی، اقتصادی ماحول، مالی منڈیوں، ادارہ جاتی اور عمومی خطرات کے تھے۔ سروے میں جواب دینے والوں کی مجموعی شرح 47 فیصد رہی۔[5]

نتائج کا خلاصہ[6]

1۔ بحیثیت مجموعی مالی استحکام کے لیے فی الحال سب سے بڑا خطرہ میکرو اکنامک کمزوریوں کو قرار دیا گیا، جبکہ مالی منڈیوں کے خطرات کو اگلے چھ ماہ کے دوران اہم ترین قرار دیا گیا (**شکل 1 الف اور 1 ب**)۔[7]

2۔ تمام خطرات میں سے فی الحال جنہیں بلند ترین قرار دیا گیا ان میں توازنِ ادائیگی کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال، شرحِ مبادلہ میں تغیر، اور بڑھتا ہوا مالیاتی خسارہ شامل ہیں۔ جواب دہندگان کی رائے تھی کہ اگلے چھ ماہ کے دوران سیاسی غیر یقینی، توازنِ ادائیگی کا بگاڑ، اور شرحِ مبادلہ پر غیر یقینی مالی استحکام کو نقصان پہنچا سکتی ہے (**شکل 2**)۔

3۔ مستقبل قریب میں پاکستان کے مالی نظام کو بلند خطرے والے کسی واقعے کے رونما ہونے کا امکان نسبتاً زیادہ ہے جبکہ درمیانی مدت میں کم ہے۔

4۔ زیادہ تر جواب دہندگان نے مالی استحکام یقینی بنانے کے حوالے سے ضابطہ ساز اداروں کی اہلیت پر اعتماد ظاہر کیا (**شکل 3**)۔

---

[4] جواب دہندگان میں کمرشل بینکوں، بیمہ کمپنیوں، مبادلہ کمپنیوں، مائکروفنانس بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں کے ایگزیکٹوز، مالیات کی رپورٹنگ کرنے والے صحافی حضرات، اساتذہ اور ایس ای سی پی حکام شامل ہیں۔

[5] سروے کے پہلے مرحلے کے 200 جواب دہندگان میں سے 93 نے جوابات دیے۔

[6] یہاں پیش کردہ نتائج کی بنیاد وصول شدہ جوابات ہیں اور لازمی نہیں کہ وہ مالی نظام کو لاحق خطرات پر اسٹیٹ بینک کے موقف کی عکاسی کرتے ہوں۔

[7] سروے کے سوال نامے میں خطرے کے کسی خاص زمرے یا قسم کے حوالے سے جواب دہندگان نے اگر جواب 'بہت بلند' یا 'بلند' منتخب کیا تو ان کے مجموعی فیصد کی بنیاد پر بلند خطرہ شناخت کیا گیا ہے۔

شکل 1 (الف)

نظامیاتی خطرے کے ماخذ کا تاثر – موجودہ

(Percent)

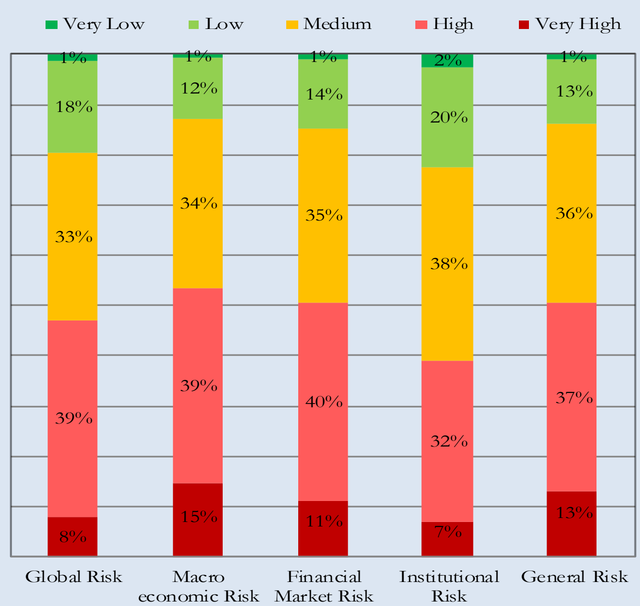

شکل 1 (ب)

نظامیاتی خطرے کے ماخذ کا تاثر – اگلے چھ ماہ

(Percent)

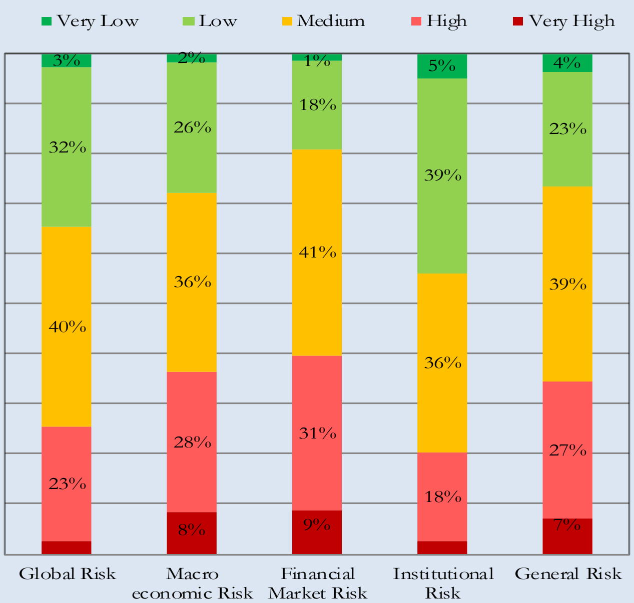

شکل 2

شناخت شدہ 10 بڑے خطرات

Perccent of Respondents Rating Very High & High

(Percent)

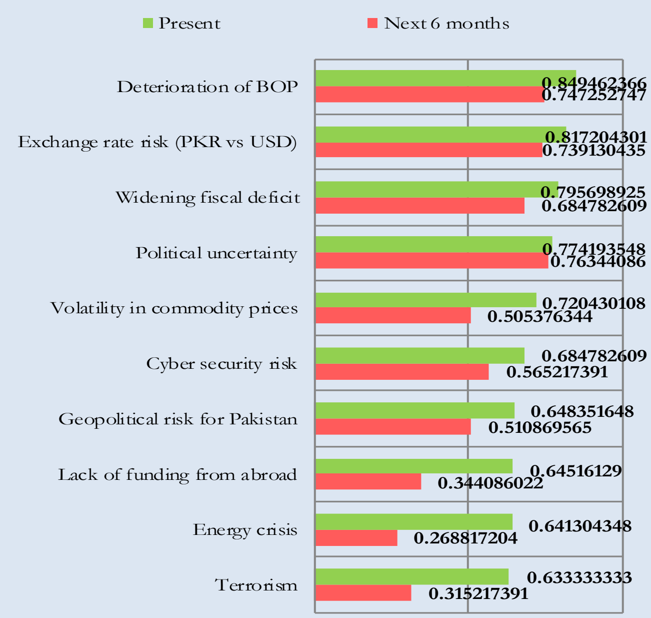

شکل 3

سروے کے نتائج کے لحاظ سے اعتماد کی بلند سطح

Level of confidence on the stability of financial syatem

(Percent)

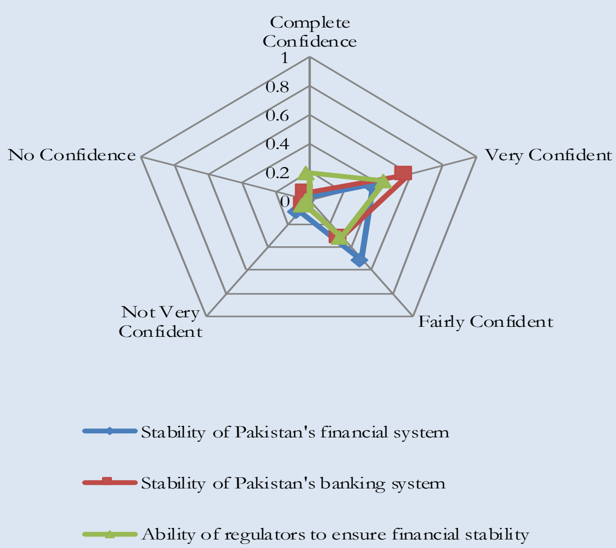

Source: SBP Systemic Risk Survey-1st Wave (January, 2018)

باکس 2: ضوابط سازی میں پیش رفت – مالی شعبے کی نمو اور استحکام کا تناظر

اسٹیٹ بینک اپنے فعال پالیسی فریم ورک کو کام میں لا کر بینکاری نظام کے استحکام اور اصابت کو فروغ دیتا ہے۔ یہ فریم ورک اس غرض کے لیے کوشاں ہے کہ شعبہ بینکاری کو نمو کے لیے ساز گار ماحول مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ موئثر نگرانی کرتے ہوئے مالی صارفین کے حقوق کو تحفظ بھی دیا جائے۔

حال میں شعبہ بینکاری سے آگے بڑھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپنے کلّی محتاطیہ نظام کے تحت مالی شعبے کی مجموعی نگرانی کا تناظر اپنایا ہے۔ یہ امر اسٹیٹ بینک کے وژن 2020 سے بھی ہم آہنگ ہے، جس میں ملک میں مالی استحکام کا ایک باضابطہ فریم ورک تشکیل دے کر نافذ کرنے کا تصور دیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے ضوابطی تعاون بڑھانے اور مالی استحکام کے شعبے میں غور و فکر کے لیے درج ذیل ادارہ جاتی انتظامات طے کیے گئے ہیں:

- مالی استحکام کی مجلسِ عاملہ (ایف ایس ای سی) گورنر اسٹیٹ بینک کی سربراہی میں قائم کی گئی ہے جو اسٹیٹ بینک کے اہم شعبوں کی ایگزیکٹو شخصیات پر مشتمل ہو گی، یہ مجلس ابھرتے ہوئے خطرات کا داخلی تجزیہ کرے گی۔
- اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کے مابین 'کونسل آف ریگولیٹرز' بنائی گئی ہے تا کہ پوری مارکیٹ کے استحکام پر مضمرات رکھنے والے نئے مسائل پر غور و خوض کیا جائے، اور مربوط پالیسی اقدام تجویز کیا جائے۔
- ایس ای سی پی اور اسٹیٹ بینک کے حکام کی ایک مشترکہ ٹاسک فورس دیو پیکر مالی اداروں (conglomeration) کے خطرات پر کام کر رہی ہے۔ یہ ٹاسک فورس اپنی کارگزاری مذکورہ کونسل کے توسط سے پیش کرتی ہے۔

اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی اور وزارت خزانہ پر مشتمل مالی استحکام کی قومی کونسل (این ایف ایس سی) کے قیام کی تجویز فی الحال زیرِ غور ہے تا کہ نظامیاتی سطح کے مسائل سے نمٹا جا سکے۔ بین الاقوامی سطح پر پالیسی فورمز پر بھی اسٹیٹ بینک فعال ہے اور وہ مطلوبہ آرا دینے کے لیے بین الاقوامی مشاورتی دستاویزات / سروے میں حصہ لیتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کرسپانڈنٹ بینکنگ میں کمی کے تجزیے اور اسے حل کرنے کے لیے مالی استحکام بورڈ کے قائم کردہ 'کرسپانڈنٹ بینکنگ کو آرڈینیشن گروپ' (سی بی سی جی) میں بھی فعال طور پر شریک ہے۔

اسٹیٹ بینک نے سی بی سی جی کی تشکیل کردہ ریمی ٹینس ٹاسک فورس میں بھی شرکت کی ہے۔ یہ ٹاسک فورس اس لیے بنائی گئی ہے کہ بینکاری خدمات تک ترسیلات فراہم کرنے والے اداروں کی رسائی سے متعلق مسائل شناخت کر کے حل کرنے میں باہم ربط لایا جائے۔ اسٹیٹ بینک نے متعدد بین الاقوامی سروے میں شرکت کی ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں: پاکستان میں "کاروبار کرنے میں آسانی" پر عالمی بینک کا سروے، آئی ایم ایف کا "میکرو پروڈنشل پالیسی سروے" اور "مالی شعبے کے ضوابط اور نگرانی کے لیے ادارہ جاتی انتظامات" پر ایف ایس آئی سروے، اور بازل سوم سے مطابقت کا سروے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک بی آئی ایس اور ایف ایس بی کی جاری کردہ مشاورتی دستاویزات پر اپنی آرا بھی باقاعدگی سے پیش کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک بہت سے فورمز کی رکنیت رکھتا ہے چنانچہ انہیں ضوابطی اصلاحات پر اپنی رائے سے آگاہ رکھتا ہے جن میں سینزا (جنوب مشرقی ایشیا، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا فورم)، اسلامی مالی خدمات بورڈ، ایف ایس بی کا علاقائی مشاورتی گروپ برائے ایشیا اور سارک فنانس شامل ہیں۔

اسٹیٹ بینک اس بات کے لیے کوشاں رہا ہے کہ نگرانی کے حوالے سے اس کے طریقے بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ ہوں۔ نگرانی کے اپنے نظام میں بہتری کی گنجائش معلوم کرنے کے لیے اور اسٹرے ٹجک بیس لائن بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 'موئثر بینکاری نگرانی کے لیے بازل کے بنیادی اصولوں' کا سیلف اسیسمنٹ مکمل کیا۔ اسیسمنٹ کے نتائج کو پیشِ نظر رکھ کر اسٹیٹ بینک نے مقررہ معیارات سے پائے جانے والے فرق کو دور کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے ہیں تا کہ مطابقت برقرار رہے اور نگرانی کے اپنے سسٹمز کی اثر انگیزی یقینی بنائی جائے۔ نگرانی کے اپنے نظام کو بین الاقوامی معیار سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اقدامات کیے:

- اسٹیٹ بینک نے نظام کے لحاظ سے اہم ملکی بینکوں (ڈی-ایس آئی بی) کے تعین اور نگرانی کے لیے ایک فریم ورک تشکیل دیا ہے۔[8] اس فریم ورک میں ڈی-ایس آئی بینکوں کی شناخت اور تعین کا طریقہ، ضوابطی اور نگرانی کا اضافی نظام اور نفاذ کے لیے رہنما ہدایات مقرر کی گئی ہیں۔ مقررہ ڈی-ایس آئی بینکوں پر لازم ہو گا کہ خسارہ برداشت کرنے کی زیادہ صلاحیت پیدا کریں اور نگرانی کے اضافی تقاضے پورے کریں۔
- ڈی-ایس آئی بینکوں کے لیے بحالی کے منصوبوں کو عملی صورت دی جا رہی ہے تا کہ کسی بحران کی صورت میں موزوں اقدامات یقینی بنائے جائیں اور معیشت کے لیے بینکاری خدمات کی بلا تعطل فراہمی برقرار رکھی جائے۔ مزید بر آں، بحرانوں سے نمٹنے کے لیے بینکاری صنعت کے طریقہ کار کے قوانین کی تدوین پر بھی کام ہو رہا ہے۔
- نظامِ ادائیگی بھی ایک نظامیاتی اہمیت رکھتا ہے جس کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے 'نظامیاتی لحاظ سے ادائیگی کے اہم سسٹمز' (ایس آئی پی) کی اضافی نگرانی کے لیے تعین کا فریم ورک متعارف کرایا ہے۔ یہ فریم ورک نظامِ ادائیگی کے آپریشنز سے وابستہ متعدد خطرات کی موئثر روک تھام کو یقینی بنائے گا اور نظامِ ادائیگی کے عالمی معیار کی تعمیل میں مدد دے گا تا کہ مالی منڈیوں کے محفوظ اور کارگر آپریشن یقینی بنائے جائیں۔
- کریڈٹ رسک اسیسمنٹ فریم ورک بھی مضبوط بنایا گیا ہے جس میں پورے شعبہ بینکاری میں قرضوں کے ارتکاز (بڑے قرض گیر) کی بڑے پیمانے پر باقاعدہ نگرانی کی جائے گی۔
- نظامیاتی خطرات کی قبل از وقت شناخت اور جلد تخفیف (mitigation) کے لیے اسٹریس ٹیسٹنگ فریم ورک کو بڑھایا جا رہا ہے تا کہ مختلف دھچکوں کا سامنا کرنے کی ان اداروں کی صلاحیت جانچی جا سکے، اس غرض سے جدید اکانومیٹرک تکنیکیں شامل کی جا رہی ہیں۔ مزید بر آں، میکرو پروڈنشل تجزیے کے تحت نظامیاتی خطرے سے 'ابتدا میں خبردار کرنے والے اظہاریوں' (Early Warning Indicators) کی شناخت پر بھی کام جاری ہے۔
- اسٹیٹ بینک نے دیو پیکر مالی اداروں کے خطرات پر مجموعی نگرانی (Consolidated Supervision) کا فریم ورک مستحکم بنانے کے لیے ایس ای سی پی کے ساتھ اپنا ربط بڑھایا ہے۔ مجموعی نگرانی کا نظام بہتر بنانے اور اس اہم شعبے میں نگرانی کی استعداد بڑھانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک کا آئی ایم ایف کی تکنیکی معاونت (Technical Assistance) کے ساتھ بھی رابطہ ہے۔

[8] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2018ء بتاریخ 13 اپریل 2018ء

• ڈپازٹ انشورنس اسکیم کو مالی استحکام کے نظام میں اہم حیثیت دی جاتی ہے، یہ اسکیم مالی طور پر ناتجربہ کار ڈپازٹروں کو ان کی رقوم کے حوالے سے تحفظ دیتی ہے، تحفظ کا ایک باضابطہ طریقہ کار بناتی ہے اور حکومت پر آنے والے ممکنہ مالی بوجھ کو کم کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک وژن 2020 کی رو سے، ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ کے تحت ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) قائم کی گئی ہے اور اس نے منیجنگ ڈائریکٹر کے تقرر اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تشکیل کے بعد یکم جون 2018ء سے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

کلّی محتاطیہ نظام قانونی اختیارات کی مناسب پشت پناہی اور متعلقہ تحفظ کے بغیر کام نہیں کرسکتے جو کہ اس نظام کی اثر انگیزی میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ چھوٹی سطح پر نگرانی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سسٹمز کو مزید مستحکم بنانے کے لیے ’زرِ مبادلہ ضوابط ایکٹ‘ (ایف ای آر اے)، 1947ء میں قانونی ترمیم کی گئی ہے۔ ان ترامیم سے اسٹیٹ بینک کے اُن اختیارات میں اضافہ ہو گیا ہے جو زرِ مبادلہ کی فروخت اور ترسیلات کا کاروبار کرنے والی ایکسچینج کمپنیوں کی نگرانی کے لیے اسے حاصل ہیں۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک سی اے ای ایل ایس کی بنیاد پر مقررہ وقفے سے اداروں کا فاصلاتی جائزہ بھی لیتا ہے۔ موئثر اور محتاط طرزِ عمل کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ساتھ سالانہ اجلاس منعقد کرنے شروع کیے ہیں جن میں کلیدی خطرات پر خصوصی توجہ رکھی جاتی ہے۔ فاصلاتی سرگرمیوں کے علاوہ اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے برمقام معائنے اور بلند خطرات کے حامل شعبوں پر thematic جائزے بھی منعقد کرتا ہے۔ ان معائنوں اور جائزوں میں جن چیزوں پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے وہ یہ ہیں: خطرۂ قرض کا انتظام، کارپوریٹ نظم ونسق، انسداد منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام۔ اس کے علاوہ ٹیکنالوجی رسک بھی توجہ کا متقاضی شعبہ بن گیا ہے۔

اپنے زیرِ نگرانی اداروں میں کنٹرول کا شعبہ مزید مستحکم بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک متعدد اقدامات پر عمل پیرا ہے۔ اس نے انٹرنل آڈٹ، انتظامِ خطر اور تعمیل کے لیے ایک فریم ورک تیار کیا ہے۔ یہ فریم ورک ’خطرے پر مبنی نگرانی کے فریم ورک‘ میں کنٹرول اسیسمنٹ کا حصہ ہو گا، جو فی الحال تشکیل کے مرحلے میں ہے، اور اس کے موئثر رول آؤٹ (rollout) میں معاون ہو گا۔ بینکاری خدمات کی فراہمی کے لیے ٹیکنالوجی کے پلیٹ فارمز کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک ’اطلاعاتی نظام کا معائنہ اور برانچ لیس بینکاری کا فریم ورک‘ کے مسودے کو حتمی شکل دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ نگرانی کی ذمہ داریوں میں معاونت کی غرض سے بینک کے بیرونی / داخلی آڈیٹرز کو ساتھ ملانے کے لیے بھی ایک فریم ورک کا مسودہ تیار کیا گیا ہے۔

ضوابط کی موئثر تعمیل چونکہ مالی اداروں کی کارکردگی اور استحکام کا کلیدی پیمانہ ہے اس لیے اسٹیٹ بینک نے انتظامِ خطر پر عملدرآمد پر رہنما ہدایات [9] تیار کی ہیں تاکہ عملدرآمد کے خطرے کی شناخت، تخمینے اور انتظام کے لیے بینکاری صنعت کو ایک یکساں اور ترتیب وار طرزِ فکر دیا جائے۔ تیسرے فریق کی طرف سے خدمات کی فراہمی پر زیادہ انحصار سے سامنے آنے والے خطرات کم سے کم کرنے میں بینکوں کو مدد دینے کے لیے ”مالی اداروں کی طرف سے بندوبست کی آؤٹ سورسنگ میں انتظامِ خطر کا نظر ثانی شدہ فریم ورک“[10] جاری کیا گیا ہے۔ ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال سے منسلک خطرات کی روک تھام کی غرض سے ”مالی اداروں کے لیے انٹرپرائز ٹیکنالوجی گورننس اور انتظامِ خطر کا فریم ورک“[11] بطور بیس لائن جاری کیا گیا ہے۔ منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کے لیے بینکاری ذرائع کا استعمال روکنے کے لیے اسٹیٹ بینک اپنے ”انسداد منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام“ کے ضوابط میں مسلسل جدت لا رہا ہے تاکہ انہیں فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی سفارشات سے ہم آہنگ بنایا جائے (**باکس 3.1.3**)۔

اپنے ضوابط کے تحت آنے والے اداروں میں موئثر ضوابط اور نگرانی کو یقینی بناتے ہوئے اسٹیٹ بینک اپنے ترقیاتی کردار سے بھی آگاہ ہے۔ چنانچہ وہ قرضوں کے ابھرتے ہوئے شعبوں کو آگے بڑھانے کے لیے بینکاری ذرائع کو ترغیب دلانے میں اپنا معاون کردار بھی ادا کر رہا ہے۔ ان شعبوں میں قابلِ تجدید توانائی، وسائل کا باکفایت استعمال اور ماحولیاتی تحفظ شامل ہیں۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے گرین بینکنگ گائڈلائنز[12] جاری کی ہیں جن کی تیاری میں اس ترغیب کا خیال رکھا گیا ہے کہ انتظامِ خطر میں تبدیلیاں اور بہتری لائی جائے، بزنس میں سہولت دی جائے اور اپنے اوپر پڑنے والے اثرات کم کیے جائیں۔

اسٹیٹ بینک اسلامی بینکاری نظام پر صارفین کا اعتماد بڑھانے کی کوششوں میں مسلسل مصروف ہے جس کے لیے وہ شریعت کی عدم تعمیل سے ہونے والے خطرات کی روک تھام کرنے کے لیے ضوابطی اقدامات کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک نے نظر ثانی شدہ ”شریعہ گورننس فریم ورک“[13] جاری کیا ہے تاکہ شریعت کی پابندی کا بحیثیت مجموعی ماحول مستحکم کیا جائے اور اسلامی بینکاری اداروں کے مختلف اجزا کا کردار اور ذمہ داریاں وضاحت سے بیان کی جائیں۔ ان اجزا میں بورڈ آف ڈائریکٹرز، ایگزیکٹو مینجمنٹ، شریعہ بورڈ، شریعہ کمپلائنس ڈپارٹمنٹ، پروڈکٹ ڈیولپمنٹ، اور شریعت کی تعمیل کے حوالے سے داخلی آڈیٹرز اور بیرونی آڈیٹرز شامل ہیں۔ جو روایتی بینک اپنے آپریشنز کو اسلامی بینکاری آپریشنز میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں ان کی معاونت کے لیے تین مرحلوں کا طریقہ کار ”روایتی بینک کی اسلامی بینک میں منتقلی“[14] جاری کیا گیا ہے۔ شریعت سے ہم آہنگ قرضوں کے ذریعے موزوں شعبوں میں سرمائے کی تخلیق کی حوصلہ افزائی کے لیے کوششیں کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت کا اسلامی مماثل پیش کیا ہے جو طویل مدتی اسلامی مالکاری سہولت (آئی ایل ٹی ایف ایف) ہے۔[15]

ترجیحی شعبوں کی طرف قرضوں کا بہاؤ بڑھانے کی خاطر مخصوص اقدامات کیے گئے ہیں۔ چھوٹے قرضوں کو فروغ دینے کے لیے درج ذیل اقدامات کا آغاز کیا گیا ہے:

• مائیکرو فنانس شعبے کو رقوم کی فراہمی میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک کے مالی شمولیت اور انفرااسٹرکچر منصوبے[16] کے تحت حکومت پاکستان کے تعاون سے ایک لائن آف کریڈٹ بنائی ہے۔ یہ لائن آف کریڈٹ مائیکرو فنانس بینکوں اور غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کو رقوم مہیا کرے گی جو اِن رقوم کو مائیکرو فنانس قرض گیروں تک پہنچائیں گے۔

---

[9] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07 بتاریخ 09 اگست 2017ء

[10] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 06 بتاریخ 20 جون 2017ء

[11] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2017ء بتاریخ 30 مئی 2017ء

[12] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08 بتاریخ 09 اکتوبر 2017ء

[13] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 بتاریخ 07 جون 2018ء

[14] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2017ء بتاریخ 07 جولائی 2017ء

[15] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء بتاریخ 14 فروری 2018ء

[16] اے سی ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء بتاریخ 14 جون 2018ء

- جو مائیکرو فنانس بینک تجرباتی مائیکرو اینٹرپرائز لینڈنگ پروگرام کامیابی سے پورا کر کے کاروباری پیمانے پر کام کرنے لگے ہیں انہیں اب اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ مائیکرو اینٹرپرائز کے لیے قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد پانچ لاکھ روپے سے بڑھا کر دس لاکھ روپے کا قرضہ جاری کرسکتے ہیں۔ جو قرض گیر عام اور مائیکرو اینٹرپرائز قرضے دونوں حاصل کرنے کے اہل ہیں ان کے لیے انکشاف کی حد بھی بڑھادی گئی ہے۔[17]
- بعض مائیکرو فنانس بینکوں کو ایک تجرباتی منصوبے کے تحت ملک میں ڈجیٹل کریڈٹ کے قابلِ عمل ہونے کا جائزہ لینے کو کہا گیا ہے، جس کے تحت وہ بہت چھوٹے قرضے قلیل مدت کے لیے جاری کریں گے۔

زرعی شعبے کے فروغ کے لیے حکومت کے بجٹ اقدامات میں معاونت کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے بینکوں، مائیکرو فنانس بینکوں اور مائیکرو فنانس اداروں / دیہی ترقی کے پروگراموں کو زرعی قرضے کی تقسیم کے علامتی اہداف تفویض کیے ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے اجناس کی مادّی تجارت اور مارکیٹنگ سسٹم کو ترقی دینے کے لیے ویئرہاؤس ریسیپٹ فنانسنگ کے قابلِ عمل ہونے کے دو آزمائشی منصوبوں میں سہولت دی ہے۔ نتائج کی بنیاد پر ایس ای سی پی نے اسٹیٹ بینک اور دیگر متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے انتظام رہن کے اداروں (کے قیام اور آپریشنز) کے ضوابط [Collateral Management Companies (Establishment & Operations) Regulations] تیار کیے ہیں تاکہ پاکستان میں ویئرہاؤس ریسیپٹ فنانسنگ سسٹم کو فروغ دیا جائے۔ اسٹیٹ بینک نے ویئرہاؤس ریسیپٹ فنانسنگ کے فریم ورک کا مسودہ جاری کردیا ہے۔

اہم ترین ترجیحی شعبوں میں سے ایک یعنی ایس ایم ای شعبے کی طرف قرضے کا بہاؤ بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

- ایس ایم ای مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی کی گئی ہے[18] جس کا مقصد بعض امور میں رعایت دے کر ایک سازگار ضوابطی ماحول مہیا کرنا ہے۔ یہ امور بیمے کے حصول کی شرائط، قرض گیر کے بنیادی حقائق اور محفوظ جزدان کے عوض محفوظ رقم کے برابر ہی ہیں۔ مزید برآں، قرضے کا ایک مقررہ درخواست فارم بھی متعارف کرایا گیا ہے اور قرضے کی منظوری کے لیے درکار دورانیہ مجوزہ طور پر کم کیا گیا ہے۔
- حقیقت یہ ہے کہ بیشتر ایس ایم ایز کے پاس ایسی مہارت نہیں ہے کہ وہ اپنے کاروبار کو مالی، ٹیکنالوجیکل، مارکیٹنگ اور انسانی وسائل کے پہلو سے پیشہ ورانہ انداز میں چلا سکیں چنانچہ اس حقیقت کے پیشِ نظر بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی ایس ایم ای بینکاری میں غیر مالی مشاورتی خدمات[19] بھی شامل کریں تاکہ موجودہ اور امکانی ایس ایم ای صارفین کی بہتر خدمت کرسکیں۔
- ایس ایم ایز کو قرضے کی فراہمی بڑھانے کے لیے سستی اشیا بنانے والے چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں[20] کو جاری سرمائے کی مالکاری کے لیے ری فنانس اسکیم ابتدائی طور پر 8 منتخب اقتصادی شعبوں میں متعارف کرائی گئی ہے۔ اسی طرح معاشی طور پر کمزور علاقوں میں خواتین کاروباری شخصیات کو قرضے کی رسائی بہتر بنانے کے سلسلے میں ری فنانس اور قرضہ ضمانت اسکیم شروع کی گئی ہے۔[21]
- بازل کیپٹل فریم ورک کے تحت خردہ جزدان کی ضوابطی حد 75 ملین روپے سے بڑھا کر 125 ملین روپے کردی گئی ہے۔[22]
- اسٹیٹ بینک برقی رجسٹری (ای رجسٹری) کو بروقت شروع کرانے کے لیے وزارت خزانہ کے ساتھ بھی تعاون کر رہا ہے جس سے غیر مربوط (unincorporated) اداروں بالخصوص ایس ایم ایز اور زرعی قرض گیروں کو اپنے منقولہ اثاثوں کے عوض باضابطہ قرضے تک رسائی ملنا آسان ہوجائے گی۔

قرضہ برائے مکان کے لیے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی کی گئی ہے[23] جس کا مقصد اس شعبے کو سازگار ضوابطی ماحول فراہم کرنا ہے۔ قرض گیروں کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ قرضے کے حصول کی آخری تاریخ کے بعد تین سال کے بجائے اب دو سال مکمل ہونے پر اضافی قرضہ برائے مکان لے سکتے ہیں۔ مزید برآں، ایک بینک سے دوسرے بینک میں بقایا رقم منتقل کرنے کی سہولت حاصل کرنے کی مدت بھی تین سال سے گھٹا کر 18 ماہ کردی گئی ہے۔

زرِ مبادلہ کے شعبے میں برآمدی مالکاری کو ایک جامع پالیسی[24] کے تحت سہولت دی گئی ہے، یہ پالیسی ایف ای-25 اسکیم کے تحت برآمدی قرضوں کے حصول، اور بین البینک بازار کے توسط سے واجب الادا (بیش میعاد) قرضوں کے تصفیے کے لیے ہدایات کے بارے میں ہے۔

بیرونی قرض گیری اور سرمایہ کاری کی سہولت کے لیے بھی بعض رعایتی اقدامات کیے گئے ہیں۔ اقامتی بیمہ کمپنیوں کو اجازت دی گئی ہے[25] کہ وہ بیرونی قرض گاروں کی شرط پوری کرنے کے لیے انہیں تخمینی بنیاد پر امریکی ڈالر والی بیمہ پالیسیاں جاری کریں۔ بیرونی سرمایہ کاروں کو مارجن کے (پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں ریڈی کیش لین دین کے) تقاضے[26] اپنے اسپیشل کنورٹبل روپی اکاؤنٹ (ایس سی آر اے) سے پورے کرنے کی اجازت دی گئی ہے، نیز ان سے کہا گیا ہے کہ وہ لین دین کے تصفیے تک (کھاتے میں ناکافی رقم کی صورت میں) نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان کے حق میں سیکورٹیز رہن رکھوائیں۔

اسٹیٹ بینک نے ملکی آبادی کے پست آمدن گروپ میں مالی تعلیم اور آگاہی بڑھانے کی غرض سے "مالی خواندگی کا قومی پروگرام" (این ایف ایل پی) شروع کیا ہے۔ اسکیم میں شریک بینکوں نے دسمبر 2017ء تک ملک کے مختلف علاقوں میں تقریباً 1300 پروگرام منعقد کیے اور 32,500 افراد کو بنیادی مالی تعلیم فراہم کی۔

---

[17] اے سی ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 بتاریخ 22 دسمبر 2017ء

[18] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09 بتاریخ 22 دسمبر 2017ء

[19] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 10 برائے 2017ء بتاریخ 22 دسمبر 2017ء

[20] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11 بتاریخ 22 دسمبر 2017ء

[21] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 05 بتاریخ 25 اگست 2017ء

[22] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 08 بتاریخ 22 دسمبر 2017ء

[23] آئی ایچ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11 بتاریخ 22 دسمبر 2017ء

[24] ایف ای سرکلر نمبر 05 بتاریخ 10 مئی 2017ء

[25] ایف ای سرکلر نمبر 10 بتاریخ یکم نومبر 2017ء

[26] ایف ای سرکلر نمبر 03 بتاریخ 24 مارچ 2017ء

اسٹیٹ بینک نے ”صارفین کے ساتھ منصفانہ برتاؤ“ کو یقینی بنا رکھا ہے، مالی صارف کے تحفظ کے لیے تنازع کے حل کا ایک موئثر نظام اس کے پاس موجود ہے۔ صارفین کو ان کے حقوق سے آگاہ کرنے کے ل یے جامع معلوماتی مواد شائع کیا گیا ہے جو صارف کے حقوق / ذمہ داریاں اور پیمنٹ کارڈز کی حفاظت جیسے امور کا احاطہ کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اس بات کو یقینی بنانے کی خاطر کہ برتاؤ کے حوالے سے مارکیٹ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور صارفین کی شکایات منصفانہ طور پر حل کی جائیں، صارفین کے لیے ایک خصوصی ہیلپ لائن بنائی ہے۔

بچت کی رقوم جمع کرکے ان کا رخ باضابطہ شعبے کی طرف موڑنے کے لیے اور مالی صارفین کی مختلف ضروریات پوری کرتے ہوئے بچت مصنوعات کو مزید متنوّع بنانے کے لیے نئی اسکیمیں شروع کی گئی ہیں:

- پست خطرے کے حامل صارفین کی سہولت کی خاطر اور ترسیلات کی رقم روایتی طریقے سے کاؤنٹر پر وصول کرنے کے بجائے باضابطہ کھاتوں کے ذریعے وصولی کو ترغیب دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان ریمی ٹینس انی شیے ٹیو (پی آر آئی) کے اشتراک سے ”آسان ریمی ٹینس اکاؤنٹ“[27] کا آغاز کیا ہے۔
- این ایف آئی ایس کونسل نے ’آسان موبائل اکاؤنٹ“ اسکیم منظور کرلی ہے۔ اس کے نظم و نسق، بزنس اور عملی تفصیلات کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔
- بیرون ملک سے آنے والی ترسیلات کی ایم۔ والٹ کے ذریعے وصولی کے لیے ”ہوم ریمی ٹینس اکاؤنٹ“ کا بھی آغاز کردیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی طرف سے این ایف آئی ایس کونسل کو بھیجی جانے والی سفارشات کے سبب ایف بی آر نے یہ منظور کرلیا ہے کہ برانچ لیس بینکاری ایجنٹ جو نقد رقم نکلواتے ہیں ان پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی ایڈجسٹمنٹ کی حد وہی ہوگی جس حد تک اُن کے گاہکوں کو رقم ادا کی جائے گی۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر میں رقوم کے بہاؤ میں مدد دینے کے لیے نئے فریقوں کی آمد قبول کرکے ادائیگی کے نیٹ ورکس میں شرکت کا دائرہ وسیع کیا گیا ہے۔ چنانچہ این آئی ایف ٹی[28] میں مرکزی محکمہ قومی بچت میں شامل کرلیا گیا ہے تاکہ بچت اسکیموں سے منافع کی رقم کی عوام کے بینک کھاتوں میں براہ راست منتقلی آسان ہو جائے جبکہ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان کو مالی منڈی کے لین دین کا خالص تصفیہ ’پرزم‘[29] کے ذریعے کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ چینی یو آن میں تجارتی روابط اور ترسیلات کا بہاؤ مستحکم کرنے کے لیے چین کے ایک بینک کو پاکستان میں چینی یو آن کے تصفیے اور کلیئرنگ کا مقامی نظام قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

اسی طرح بین الاقوامی تقاضوں کے مطابق شفافیت اور ہم آہنگی یقینی بنانے والے ضوابط جاری کیے گئے ہیں۔ رقوم کی برقی منتقلی (ای ایف ٹی) کے ضوابط[30] جاری کیے گئے ہیں تاکہ ادائیگی کے پیغام میں رقم کے ارسال کنندہ(originator) اور وصول کنندہ(beneficiary) کی کم از کم معلومات سامنے آئیں اور وصول کنندہ کی ذمہ داریاں متعین کی جائیں۔ اس کے علاوہ پیشگی اجازت یافتہ منتقلی(Preauthorized Transfers)، غیر مجاز / تاخیر سے رقوم کی برقی منتقلی کے ہرجانے کی پالیسی، کوائف کے اظہار کی شرائط، تنازع کے حل کا طریقہ کار وغیرہ کا بھی اجرا کیا گیا ہے۔ ارتقاپذیر منڈیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ’پرزم‘ کے عملی ضوابط[31] پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ نیز، کلیئرنگ آپریشنز کے لیے رہنماہدایات[32] جاری کی گئی ہیں تاکہ ادائیگی کے آلات کی وصولی کو معیاری بنایا جائے اور بینک صارفین رقم بلا تاخیر وصول کرسکیں۔

سرکاری قرضہ منڈی کی کارگزاری میں بہتری لانے اور اسے بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بازارِ زر کے خصوصی سودے[33] منعقد کرنے کی گنجائش نکالی ہے تاکہ صرف پرائمری ڈیلرز ان میں شرکت کرسکیں۔ سرکاری وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کی غرض سے غیر بینک مالی کمپنیوں کا مطالبہ پورا کرنے کے لیے سرکاری تمسکات کی نیلامی میں شرکت کی بالائی حد، غیر مسابقتی بولی دہندگان کی حد 250 ملین روپے سے بڑھا کر 500 ملین روپے کردی گئی ہے۔[34] نیز، رواں شرح(Floating Rate) والے پی آئی بیز جاری کرنے کے حکومتی فیصلے پر عمل درآمد کی خاطر سے اسٹیٹ بینک نے اس شرکت کے لیے رہنماہدایات اور تفصیلات جاری کردی ہیں۔[35]

اسٹیٹ بینک کے ارتقاپذیر ضوابط ابھرنے والے خطرات کو مناسب طور پر کنٹرول کرتے ہیں اور توقع ہے کہ مالی نظام کے استحکام اور اصابت پر کوئی سمجھوتہ کیے بغیر نجی شعبے، خصوصاً ترجیحی شعبوں کی طرف قرضوں کے موجودہ بہاؤ میں اضافہ ہوگا۔

---

[27] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 32 برائے 2017ء بتاریخ 06 دسمبر 2017ء
[28] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2017ء بتاریخ 21 ستمبر 2017ء
[29] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 01 بتاریخ 15 جنوری 2018ء
[30] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2018ء بتاریخ 09 مئی 2018ء
[31] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2018ء بتاریخ 06 مارچ 2018ء
[32] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2017ء بتاریخ 11 جنوری 2017ء
[33] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 12 برائے 2017ء بتاریخ 03 جولائی 2017ء
[34] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 06 برائے 2018ء بتاریخ 15 مارچ 2018ء
[35] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2018ء بتاریخ 07 مئی 2018ء